امامِ حرم

اور ہم

تحریر: مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

باہتمام: حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

ناشر: مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی فیضان مدینہ کراچی نمبر ۵ فون:
4943368

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد اس خوبصورت اور پیارے پیارے رسالے کو قبلہ محدث وقت شیخ القرآن علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب نے خوب تحریر فرمایا ہے اور ایک اہم مسئلے پر عوام و خواص کو مواد عطا فرمایا۔ اکثر و بیشتر یہ سوال عوام اہلسنت سے مخالفین کیا کرتے ہیں۔ علماء اہلسنت نے اس کا جواب دیا مگر ہر ایک کو جواب دینا مشکل امر تھا۔ قبلہ اویسی صاحب نے اس مسئلہ پر مشکل کشائی فرمائی جو یہ کہتے تھے سعودی عرب میں جب عوام اہلسنت جاتے ہیں تو ان کی اقتدا کیوں نہیں کرتے۔ قبلہ اویسی صاحب نے دلائل شرعیہ کے ذریعے امام حرم کی اقتداء میں نماز کا حکم بیان فرمایا اور یہ ثابت کردیا کہ یہ کوئی ... مسئلہ نہیں بلکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کسی بھی بدعقیدہ کی اقتداء میں نماز درست نہیں ... کہ عوام اہلسنت جانتے ہیں کہ نماز ایک اہم عبادت ہے اور نماز جب ہی درست ... جب راسخ العقیدہ امام ہو چاہے حنفی حنبلی مالکی شافعی ہو۔ لہٰذا عوام اہلسنت سے گز... ہے اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ لوگوں کی نمازیں برباد ہونے سے بچ... قبلہ اویسی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس رسالے کی اشاعت کی اجازت فرمائی۔

اللہ عزوجل اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں ان کا سایہ تادیر قائم و دائم فرمائے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبدالوحید القادری

خادم دارالعلوم غوثیہ و مکتبہ غوثیہ

سبزی منڈی کراچی۔ ۵

مورخہ :96 - 9 - 28

Marfat.com
Marfat.com

Book Series:
Serial No. ....
Price
Date

قرآن پاک کا بے بہا خزینہ

تفسیر روح البیان

ترجمہ اردو

فیوض الرحمٰن

مترجم

محدث دوراں مفسر قرآن حضرت علامہ **محمد فیض احمد اویسی** رضوی مدظلہ

Jamia Naqshbandia
Bustan-ul-Aloom

کلام پاک کے سمجھنے میں یہ تفسیر آپ کی صحیح راہنمائی کریگی
ہر پارہ ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)
فون: ۲۴۱۰

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امام حرم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہے اسی لیے برے عقیدہ والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نے کبھی گندے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی المرتضیٰ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی یزید کے لشکر نے جب حرم نبوی پہ قبضہ جمایا تو نماز تو بجائے ماند بعض صحابہ مسجد نبوی کو بھی چھوڑ کر امام حرم کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایسے ہی خوارج کی اقتداء میں کسی مسلمان نے نماز نہیں پڑھی وہابی مذہب بھی خوارج کی شاخ ہے (شامی) تفصیل آئے گی انشاء اللہ۔ اور نجدی وہابی کو قبضہ بر حرم تھوڑا عرصہ ہوا اور نہ اس سے پہلے ترکوں کے دور میں سنی حنفی ائمہ حرم تھے تو ہمارے اسلاف ان ائمہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔ تلك الایام نداولھا۔"

اصولی لحاظ نہ صرف ہم اہلسنت بلکہ دیوبندی فرقہ بھی ناجائز سمجھ کر ریال کی لالچ میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیماری کے بیمار ہیں ورنہ ان کا معاملہ زبوں تر ہے۔ تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! حجاج کو بالخصوص پریشانی لاحق ہو جاتی ہے جب حج جیسی مقدس عبادت اور سرورِ دو جہاں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ومشائخ کے مختلف فتاویٰ سنتے ہیں تو تمام خوشی حزن و ملال سے بدل جاتی ہے اس لیے کہ حج سے اہم عبادت نماز ہے کیونکہ معراج المومن ہے اس کی تکمیل کے لیے تو اتنا طویل سفر کیا اور سخت سے سخت تکلیفیں جھیلیں لیکن جب حرمین شریفین میں قدم رکھا تو علماء ومشائخ کے فتاویٰ مختلفہ نے واہمے پیدا کر دی اور حج کی صعوبتیں میں ذہنی پریشانی نے اور اضافہ پیدا کر دیا فقیر نے بارہا اس کے متعلق توضیح کا ارادہ کیا لیکن لسے عمداً ابھی ملتوی رکھا صرف اس خیال پر کہ جب حرمین طیبین حاضری نصیب ہوگی اس وقت اس کی تکمیل کرونگا کیونکہ بعض امور مشاہدہ سے متعلق تھے۔ جب ۱۳۹۹ھ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس سیہ روزگار کو حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا تو حالات کا مشاہدہ کر کے یہ چند سطور حوالہ عبارت جس کا نام انزال السکینۃ علی من لا نصلی خلف الامام النجدی فی المکۃ والمدینۃ المعروف بہ (امام حرم رکھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اسے قبول فرما کر فقیر کے لیے موجب نجات اور عوام کے لیے مشعل راہ اور انصاف پسند حضرات کے موجب تسکین بنائے۔ (آمین)

حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور

۱۱ نومبر ۲۲ ذوالحج ۱۳۹۹ھ حرم نبوی شریف قبل صلوٰۃ المغرب

Marfat.com
Marfat.com

وہابی نجدی حکومت

حرمین شریفین پر نجدیوں وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہابی نجدی اپنے عقائد پہ نہ صرف خود کاربند ہیں بلکہ ذرہ برابر بھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں اس کے سو جان دشمن بن جاتے ہیں بلکہ اب تو یہ حال ہے جو ان کے معمولات کے خلاف کرے یا ان کے پیچھے ان کی اقتداء میں نماز نہ پڑھے اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔ [1]

ہم پہلے وہابی نجدی تعارف ضروری سمجھتے ہیں تاکہ حقیقت اوجھل نہ رہے۔

محمد عبدالوہاب کا مختصر تعارف

جناب شوکت صدیقی صاحب ۱۴ تا ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء کے الفتح میں لکھتے ہیں۔ اہلسنت اور وہابیوں کے اختلاف لگ بھگ ڈھائی سو سال پرانے ہیں۔ ان اختلافات کا آغاز تحریک وہابیت سے ہوا جس کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی تھے وہ ۱۷۰۳ء میں اعلیٰنہ کے مقام پر پیدا ہوتے انہوں نے ابتدائی تعلیم بصرہ اور مدینہ منورہ میں حاصل کی عربوں کے اس وقت کے مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لیے آواز بلند کی اور اتحاد اور اصلاح کے نام پر چاروں بزرگ فقہا امام مالک شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام ابو حنیفہ کی تعلیمات پر دل آزاری اور گستاخی کی حد تک سخت تنقید کی اور ان کے پیرو مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے جوش خطابت میں احادیث کو "خرافات کا پلندہ" بتایا اپنے رسالوں اور اپنی تصانیف میں اسوۂ رسول کو کم ثابت کرنے کی کوشش کی اور برملا ایسی باتیں کہیں جن سے تکفیر کی بو آتی تھی چنانچہ وہ حکام کی خفگی اور عتاب کے مورد بنے انہیں جلاوطن کر دیا گیا آخر انہیں "درعیہ نجد" کے ہمسایہ حکمران امیر محمد ابن سعود کے دربار میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا۔ رفتہ رفتہ وہ امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گئے۔

---

[1] ان حالات سے ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے تمام واقف ہیں۔ اویسی غفرلہٗ

Marfat.com
Marfat.com

دونوں نے مل کر ترکوں کے خلاف جنگ کی اور ۱۷۶۵ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا اس سال امیر محمد سعود کا انتقال ہوا اور ان کا بیٹا عبدالعزیز ان کا جانشین ہوا امیر عبدالعزیز کے عہد میں نظام حکومت براہ راست محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نگرانی میں آ گیا ۱۷۹۲ء میں ابن عبدالوہاب کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہے نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگین رہے انہوں نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا جو وہابی کہلایا ابن عبدالوہاب کے انتقال کے بعد بھی وہابیوں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آ گیا وہابیوں نے اپنے عقائد کی توسیع و ترویج میں انتہا پسندی سے کام لیا انہوں نے مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم و تشدد ڈھایا حتیٰ کہ دیوبند کے ممتاز عالم مولانا حسین احمد مدنی کو بھی جو اپنے عقائد کے اعتبار سے وہابیوں سے قریب نظر آتے تھے وہابیوں کے جور و ستم کا اعتراف کرتے ہوئے محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقلدین کے بارے میں یہ کہنا پڑا۔

صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداً تیرہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل عرب کو خصوصاً اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا۔ ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے دراصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب صہ ۴۲)

سوال از اویسی یہ عبارت حسین احمد مدنی کی ہے تو پھر یہی بات حسین احمد مدنی کے کہنے کے باوجود محترم و مقدس رہے آپ کے نزدیک صاحب

Marfat.com
Marfat.com

کمال قرار دیتے گئے اور جب یہی لفظ بلکہ اس سے بھی کمتر ہم کہتے ہیں تو دیوبند کا سارا خانوادہ کیوں برہم اور سیخ پا ہو جاتا ہے۔ (اس کا جواب عوام دیوبندیوں سے لینا چاہئے)

مکہ و مدینہ پر قبضہ

مکہ معظمہ پر قبضہ کے کچھ ہی عرصہ بعد امیر عبدالعزیز کو ایک ایرانی نے قتل کر دیا اس کا بیٹا سعود ابن عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا۔ ۱۸۰٦ء میں اس نے مکہ اور مدینہ پر جو وہابیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تھے ایک بار پھر ترکوں سے چھین کر قبضہ کر لیا امیر سعود نے اس کے بعد حجاز میں اپنی طاقت مستحکم کی اور وہابیوں کے دائرہ اثر کو شام اور عراق اور خلیج تک وسیع کرنے کی کوشش کی۔ نجدی وہابیوں کو اپنی اس جدوجہد میں جو خلافت عثمانیہ اور عرب ممالک پر تسلط کے خلاف تھی انگریزوں کی پشت پناہی حاصل تھی انگریز اور دوسری یورپی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کی یورپی عرب اور افریقی مقبوضات پر عرصہ سے دانت لگائے اور قبضہ کرنے کی سخت کوشش میں تھے کہ ترکوں کو مذہبی خلفشار میں مبتلا کر کے فائدہ اٹھایا جائے وہابیوں نے ان کے اس منصوبے کو کامیاب بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

وہابیوں نجدیوں کا قبضہ کیا

تاریخ شاہد ہے کہ نورالدین و صلاح الدین ایوبی رحمہما اللہ کے بعد ترکوں نے انگریزوں اور دوسرے دشمنان اسلام ترک کی قوت و طاقت سے لرزہ براندام تھے لیکن ترکوں کو ہر جانب جنگوں میں گھیر رکھا تھا ترک کی انہی دشمنوں میں مصروفیت سے وہابیوں نے فائدہ اٹھا کر حرمین طیبین پر قبضہ کر لیا۔ مگر ترک حکمران جلد ہی وہابیوں اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہو گئے اور انہوں نے وہابیوں کی سرکوبی کے لئے مصر کے محمد علی پاشا سے مدد مانگی محمد علی پاشا نے ۱۸۱٦ء میں اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کی زیر کمان ایک فوجی مہم وہابیوں کے خلاف روانہ کی اس وقت امیر سعود کا بیٹا ان کے انتقال کے بعد برسر اقتدار آیا تھا ۱۸۱۸ء میں ابراہیم پاشا نے اسے شکست دی اور گرفتار کر کے قسطنطنیہ

Marfat.com
Marfat.com

بھیجدیا جہاں اسے قتل کر دیا گیا مصری فوجوں نے وہابیوں کا دار الحکومت لوٹ لیا اور اسے آگ لگادی اس طرح وہابیوں کی سیاسی قوت کا قلع قمع کر دیا گیا۔ مگر پہلی عالمی جنگ کے دوران وہابیوں نے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لیے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد و حمایت سے اپنی مہم کا آغاز کیا ۱۹۱۸ء میں ترکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسر اقتدار آگئے مگر ان کی سلطنت آزاد نہ تھی ان کی حیثیت انگریزوں کی نوآبادی سے زیادہ نہ تھی۔

انگریز کی تمنا

دنیائے اسلام پر دو بڑے کٹھن وقت آئے۔ ایک وہ جب تاتاریوں نے مسلم ممالک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جمالیا تھا اس جنگ میں جرمن اور ترک شکست کھا گئے تھے ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں۔ برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تلا ہوا تھا کہ ترکی نام کا کوئی ملک روئے زمین پر باقی نہ رہے بظاہر اس کی خواہش کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالے کی مدد سے اتاترک نے موجودہ ترکی بچالیا (نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

انگریزوں کا پروردہ

انگریز کی آرزو اور ترکوں کی شکست محمد بن عبد الوہاب کی تحریک وہابیت کا دوسرا نام ہے اور یہ بد بخت انسان ازلی شقاوت سے باپ حضرت مولانا عبد الوہاب رحمۃ اللہ تعالے کی بد دعا کا نتیجہ ہے اس کی ابتدائی تحریک میں وہ زندہ تھے اور وہ خود اباؤ اجداد سنی مسلک تھے آپکا تمام خاندان اسلاف صالحین کے عقائد و معمولات کے پابند تھے صرف یہی ایک بد بخت انسان نہ صرف ان کے مسلک کے خلاف تھا بلکہ تحریک چلا کر رسولتے زمانہ ہوا بالآخر ایک آپ اس کی شرارت سے تنگ ہو کر اپنے اصل وطن عینیہ کی سکونت ترک کر کے اس علاقہ کے ایک دوسرے شہر حریملا میں سکونت اختیار کر لی تھی کیونکہ عینیہ شیخ (النجدی) کی تحریک کا مرکز بن گیا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

اور وہ یہاں پر ۱۱۵۳ھ میں وفات پا گئے۔ (تاریخ نجد و حجاز صـ ۲۶)

نبوی دعاء علامہ عینی شارح بخاری و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری و دیگر محققین زوردار دلائل سے ثابت کیا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر دعا مستجاب ہے اور احادیث مبارکہ شاہد ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین نے شکست وغیرہ کی مجلسیں مشاورت قائم کیں، ان میں ابلیس شیخ نجدی کی صورت میں شامل ہوتا آخر اس میں کچھ تو ......

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا اصلی چہرہ یہ ازلی شقی نجد کے اسی علاقہ میں پیدا ہوا جس علاقہ کا مسیلمۃ الکذاب تھا اور تعلیم بھی ان اساتذہ پر اثر انداز ہوئی جو ابن تیمیہ کے عاشق زار تھے یعنی ابن سیف اور حیات سندھی علی طنطاوی وہابی نجدی اس کے متعلق لکھتا ہے۔

ان الشیخ کان یغلو فی الانکار علی فاعلہا حتی یصل الی تکفیرہم و تطبیق الایات التی نزلت فی المشرکین علیہم وقد نبہ محمد الی ما یصنع بعض زوار قبر الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقال لہ اتری ہولاء لان ہؤلاء متبرکا ہم فیہ و باطل ما کانوا یعملون ویظہر ان ما انکرہ علی ابن عبدالوہاب من تکفیر الناس کان اللہ من آثار ہذا الشیخ المہتدی محمد عبدالوہاب (کی تاریخ) (از طنطاوی صـ ۱۶، ۱۷، تاریخ نجد و حجاز صـ ۲۵)

ہمفرے کے اعترافات یہ ایک انگریز حکومت کے جاسوس ہمفرے نامی کی آپ بیتی ہے (انگریزی زبان میں) اب اردو میں بھی چھپ چکی ہے یہ جاسوس خود لکھتا ہے مجھے ترکوں کے خلاف جاسوسی کے لیے چھوٹی

Marfat.com
Marfat.com

عمر میں بھیجا گیا وہاں مسلمان بن کر قرآن مجید اور اسلامی کتابیں ترکوں کے ایک بڑے معتمد علیہ عالم دین سے پڑھیں ترکوں کے مخالفین کی تاک میں رہا علماء میں محمد بن عبدالوہاب نجدی خوب انسان ملا اس سے دوستی جوڑی اور انگریز سربراہوں سے ملاقاتیں کرائیں انہوں نے اسے خوب تیار کیا اور ہر طرح کی تربیت کے بعد ترکوں کے خلاف استعمال کیا یہاں تک کہ وہ ترکوں کی شکست میں اسی تحریک وہابیت سے کامیاب ہوا گھر کی ایک اور تصدیق ملاحظہ ہو۔

انگلینڈ کی تصدیق

انگلینڈ (برطانیہ) سے شائع ہونے والا ماہنامہ دعوت الحق (اپریل) ۱۹۸۰ء میں ہے کہ حکومت ترکی کے ساتھ پاکستان کا گہرا تعلق رہا ہے ۱۹۱۴ء کی جنگ میں حالانکہ پاکستان نہیں بنا تھا یہ ہندوستان تھا اور برطانیہ اور برطانیہ کا غلام تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں نے ترکی کا ساتھ دیا۔ یورپ و برطانیہ دونوں نے شریف حسین شاہ حسین جارڈن کے دادا کو بلا کر نجدی وہابی تحریک کی مدد کی ترکوں کو مکہ مدینہ سے نکال کر دم لیا. پانچ سو سال تک ترکوں نے تمام یورپ کے عیسائیوں کا مقابلہ کیا جب یورپ والے ترکوں کو فتح نہ کر سکے تو پھر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ مکہ مدینہ سے ترکوں کو نکالا اور وہابی بن کر ان کی مدد کرائی جب نجدی وہابیوں کی مدد کر چکے تو ترک عرب سے نکل گئے پھر ہندوستان میں نجدی وہابیوں کے خلاف ایک جماعت بنا دی کہ تم وہابیوں کے خلاف بغاوت کرو مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر دیا کہ تم تمام مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرو، جنگ لڑو، نبوت کا دعویٰ کرو، پوری پوری مدد مرزا قادیانی کی برطانیہ نے فرمائی آج ترکی حکومت میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے مارشل لا لگایا ہوا ہے اس بڑے جھگڑے میں یورپ والوں کا ہاتھ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پانچوں انگلیاں گھی میں

سب کو معلوم ہے کہ جس فرقہ کو انگریز بہادر کی سرپرستی نصیب ہوئی وہ عوام کی نظروں میں کتنا ذلیل و حقیر ہو وہ آسمان سے باتیں کرتا ہے اپنے ملک میں دیکھ لیجئے کہ قادیانی۔ وہابی۔ دیوبندی فرقے کیسے ترقی پذیر ہوتے دور حاضرہ تک یہی کیفیت جاری و ساری ہے کہ جس فرقہ کو امریکہ یا کوئی دشمن ملک و ملت گلے لگا لیتا ہے وہ ملک میں کتنا جلدی چھا جاتا ہے یہی حالت محمد بن عبدالوہاب کی ہے اس کا ایک نام لیوا خود لکھتا ہے۔

شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کے تجدیدی مساعی کی روشنی میں اب بھی پورے زور شور سے کام ہو رہا ہے کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے تاریخ نجد و حجاز صہ ۵۲ از عطار کی تصنیف صہ ۱۲۸)

طوفان برپا

محمد بن عبدالوہاب انگریز کی نمکخواری میں ترکوں (اہلسنت) کے عقائد و معمولات کو شرک و بدعات کا نشانہ بنایا تو تمام عالم اسلام میں ایک طوفان برپا ہو گیا ہر طرف سے وہابیت پر لعنت لعنت کا غلغلہ سنائی دیا اس کے اپنے خاندان کے علاوہ ہزاروں علماء اسلام نے ہزاروں کی تعداد میں اسکے رد میں کتابیں۔ رسالے لکھے لیکن کیا ہو سکتا تھا۔

ع جسے انگریز رکھے اور اسے کون چکھے، آج تک انگریز (امریکہ وغیرہ) کی سرپرستی میں جس طرح کا تحفظ نجدی حکومت کو حاصل ہے اسے عالم اسلام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

خوارج کا دوسرا نام وہابیت

اس کی تفصیل فقیر نے کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں لکھی ہے سر دست امام شامی جن کے فتاوی ہمارے ملک (ہند و پاک) کے علاوہ ہر اسلامی ملک میں حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف فتاوی شامی میں وہابیت اور بانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کی ذریت کے متعلق فرماتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

كما وقع في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون فاستباحوا بذالك قتل أهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم وخرب بلادهم و ظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين و مائتين و الف۔

جیسے کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کر لیا۔ اپنے آپ کو حنبلی کہلاتے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک ہیں اس لیے کہ انہوں نے اہلسنت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور علماء اہل سنت کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

غیر مقلدین وہابی[ے]

اسی خارجی اور خونخوار ظالم وہابی کے پیروکار ہی نہ صرف حرمین طیبین بلکہ پوری نجدی حکومت کی مساجد (اوقاف) میں امامت وخطابت سر انجام دیتے ہیں غیر مقلد وہابی اصولی لحاظ سے نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے لیکن چونکہ محمد بن عبدالوہاب اور نجدی حکومت ترکوں سے جب برسر پیکار تھے تو ہند سے انہوں نے دست تعاون بڑھا اسی لیے وہ یاری بشرط استواری کو نبھا رہے ہیں ورنہ ان کے فتاویٰ و عقائد کی روشنی میں نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے اس لیے کہ نجدی حکومت

ے اپنے منہ میاں مٹھو بن کر یہ حضرات خود کو اہلحدیث بتاتے ہیں حالانکہ درحقیقت یہ لوگ بہت سی احادیث کے منکر ہیں فقیر نے کتاب "شتر بے مہار" میں لکھ دی ہے یہ ایسے ہے جیسے منکرین حدیث خود کو اہل قرآن بتاتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

مع تحریک وہابیت جلتی ہیں نہ صرف زبانی جمع خرچ بلکہ اپنے تمام ملک میں عملاً حنبلیت (تقلید) پر زور دیتے ہیں اوران کے بہت سے عملی امور ایسے ہیں جو بدعات ہی بدعات ہیں اور غیر مقلدین کے نزدیک بڑا شرک اور بُرا بدعتی ہے۔

فیصلہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث شریف میں ہے۔ ان رجلاً اَمَّ قوماً فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ و اخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (رواہ ابوداؤد ص۶۹ ج۱)

اصحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرِ عالم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کراتے اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صورتِ حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور رسول کو اذیت تکلیف پہنچائی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

فائدہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے امامت سے ہٹادیا بلکہ وہی امام دوبارہ امام کی جرأت کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی امامت قبول نہیں کرتے بتائیے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت (جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سو میل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لاعلمی بے اختیار و دیگر بہت بڑے امور کا الزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہوگی بے غیرت بنو یا غیرت مند اس سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کرلیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تیری نماز برباد ہوگئی۔

امام نماز کو قتل کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری میں سورۃ عبس و تولی کی تلاوت کرتا۔ مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورۃ تلاوت کیوں کرتے ہو۔ کہنے لگا ”مجھے حظ آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھڑکا ہے“ اس پر اس کا سر قلم کردیا گیا۔

امام اسمٰعیل حنفی حقی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ”حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی صورت (عبس و تولی) کی قرآت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کردیا چونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرآت کیا کرتا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کم ہوجاتے اس لیے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور

Marfat.com
Marfat.com

مرتد واجب القتل ہوتا ہے (روح البیان سورۃ عبس پ۳۰)

فائدہ کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق رضی عنہ جیسا غیور بادشاہ یا حاکم وقت دنیا میں پیدا ہوتا ہے کہ ایسے گستاخ بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین منہ پھٹ اور بے باک قسم کے خطیبوں پر تعزیرات فاروقی جاری فرماتے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہو چکے ہیں ۔

فتاوی غیر مقلدین غیر مقلدین پھانسی لٹک سکتے ہیں لیکن بلکہ غلط سلط نجدیوں کے خلاف ایک حرف نہ بولیں گے نہ لکھیں گے بلکہ غلط سلط تاویلیں کر کے ان کے کالے چہرے کا سفید رنگ ثابت کریں گے۔ اس لیے قانون ہے کہ جس کا کھائے اسی کا گائے ، یہ لوگ تحریک وہابیت نے روز اول سے تا حال نجدی کے ریال پر پل رہے ہیں۔ البتہ اصولی طور ہم اہلسنت تو پہلے کہتے تھے۔ اب دیوبندی فرقہ سے ان کا حال سنیے جو ایک مکالمہ میں فقیر نے مرتب کیا۔

مکالمہ وہابی بہ دیوبند یاد رہے کہ امام کعبہ تھوڑا عرصہ پہلے پاکستان کا دورہ کرتا ہوا ہمارے شہر بہاولپور میں پہنچا تو وہابیوں غیر مقلدین کی مسجد میں نمازیں پڑھائیں جس کا ہمارے شہر کے وہابیوں نے اچھا خاصا شور مچا کر دور دور سے وہابیوں کو جمع کر لیا اس میں چند سنی عوام بھی پھنسا کے لائے تھے۔ امام کعبہ کے چلے جانے کے بعد بہاولپور کے دیوبندیوں نے ایک اشتہار شائع کیا چونکہ وہ سارے کا سارا فقیر کے اس موضوع کے موافق ہے اسی لیے اس کا خلاصہ بہ عنوان وہابی ہندی و وہابی عربی پیش کرتا ہے۔

عربی وہابی نجدی مقلد ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی تقلید

Marfat.com
Marfat.com

کا دم بھرتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی | تقلید شرک ہے مقلد مشرک اور جاہل ہوتا ہے مقلد اندھے اماموں کی اندھی تقلید کرنے والا ہوتا ہے مقلد بصیرت کا اندھا اور ذوق کا گندا ہوتا ہے لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے تقلید سراسر گمراہی ہے اس سے بچنا چاہیئے (بحوالہ رسالہ "مسئلہ رفع یدین ص ۱۷، ۴۰، ۵۲، مصنفہ عبداللہ بہاولپوری غیر مقلد، بحوالہ رسالہ اصلی اہلسنت ص ۲۱، ۲۲ الخ ایضاً)

عربی وہابی نجدی | نماز کے بعد دُعا مانگنا جائز سمجھتے ہیں چنانچہ بہاولپور میں غیر مقلدین کی مسجد میں امام کعبہ نے دُعا مانگی۔ (اگرچہ حرمین شریفین ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی | نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے۔ سنت کے خلاف ہے اور اہل بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

عربی وہابی نجدی | پاکستان میں یہاں امام کعبہ نے اور وہاں حرمین طیبین ہر نجدی امام پگڑی نہ سہی رومال یا کم از کم ٹوپی پہن کر نماز پڑھاتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی | ننگے سر نماز پڑھنا زیادہ بہتر بلکہ باعث تقرب و ثواب اس کا تارک تارکِ سنت ہے اور تارکِ سنت بدعتی ہے۔

عربی وہابی نجدی | فقہ حنبلی پر عمل اور اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی | فقہ پر عمل کرنا کفر و شرک اور فقہ پر عمل کرنے والوں کے پیچھے نماز بالکل حرام اور باطل ہے۔ (بحوالہ اصلی اہلسنت ؟

Marfat.com
Marfat.com

فقیر اویسی غفرلہ جب تقلید غلیظ فعل اور اس سے مقلد مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کو یہ فتوی کیوں نہیں چالو کرتے۔

اگر نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت اور خلاف سنت ہے تو پھر تم امام کعبہ وغیرہ کو بدعتی کیوں نہیں کہتے۔ اگر سر ننگے نماز نہ پڑھنے والا اور خلاف سنت ہے تو یہ فتوی نجدی امام کعبہ وغیرہ پر کیوں جاری نہیں کرتے اگر فقہ پر عمل کرنا کفر شرک اور فقہ والوں کے پیچھے نماز حرام اور باطل ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کے پیچھے کیوں پڑھتے ہو۔

فیصلہ اب یہ فیصلہ عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے کہ جو کفر و شرک اور بدعت کا فتوی ہم اہلسنت پر تو جاری کرتے ہیں لیکن یہ فتوی امام کعبہ پر کیوں نہیں اس لیے صاف اور واضح ہوا کہ ان کا یہ دعوی کہ ہمارا مسلک سعودیوں والا ہے تو یہ ان کے طریقوں اور اعمال کے خلاف کیوں صرف رفع یدین و آمین بالجہر اور وتر ایک رکعت سے دھوکہ سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مزید برآں / عربی وہابی نجدی بیس تراویح بالالتزام پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں اور داڑھی کٹواتے یا خشخاشی فیشنی بناتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی آٹھ تراویح کو سنت اور بیس تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور ضاد کو ظاء کے مخرج میں ادا کرتے ہیں اور ان کی داڑھیاں چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں بلکہ سر حد پار۔

فیصلہ ۱۔ جب غیر مقلدین وہابی نجدی امام پر (حرم مکہ ہو یا مدینہ) کو من حیث التقلید مشرک و بدعتی کے پیچھے جائز ہے۔ عوام اہل اسلام ان سے اس کا جواب لیکر فقیر کو مطلع کریں تو ثواب ہو گا۔

Marfat.com
Marfat.com

دیوبندی فتویٰ

ان کے فتویٰ کی تفصیل آتی ہے یہ بھی اصولی لحاظ سے نجدی امام (حرمین) کے پیچھے نماز ناجائز سمجھتے ہیں ہاں صرف ریال کمانے کے لیے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں بلکہ ریال کے اضافہ کے لیے اہلسنت کو نہ پڑھنے پر نہ صرف بدنام کرتے ہیں بلکہ چغلی جیسے حرام عمل کا ارتکاب کر کے علما اہلسنت کو گرفتار کراتے ہیں جیسے حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب الٰہ آباد اور شہزادہ علامہ محمد اختر رضا بریلوی اور مولانا پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ اور مولانا محمد ابراہیم کشمیری اور حضرت الحاج مولانا خورشید احمد صاحب اور علامہ نیر صاحب بانی انجمن سپاہ مصطفٰے پاکستان کے ساتھ ہوا۔

اہلسنّت بریلوی

جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوتے اس وقت سے تاحال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصور تک نہیں آنے دیا۔

مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائلپوری اور حضرت محدث سید ابوالبرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالٰے سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں اور نہ پڑھی ہیں۔

فتاویٰ اہلسنت

ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

قطب مدینہ کا فتویٰ

حضرت ضیاء الملتہ علامہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ) اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوتے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لیے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لیے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز

Marfat.com
Marfat.com

اعادہ کرلیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار ہوا اور بے دین طاقتیں ابھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دور سلطنت آگیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہوگئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی

اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہوگا لیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان ترکی سے حج کرنے آئے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں علیحدہ ہوتی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑبڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ہر عقیدہ اچھا ہے ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچئے کہ اگر فاسق، فاجر، بدعقیدہ گمراہ کہ مشائخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والے نیک اور بزرگ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق علماء۔ اور اولیا سب ایک ہی پلڑے میں ڈال دیئے جائیں تو خیر و شر کا معیار ہی باقی نہ رہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ آپس میں فساد سے اجتناب ضروری ہے ایسی صورتوں میں گریز کرنا چاہئیے

Marfat.com
Marfat.com

جن صورتوں میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا ہوتا ہے جہاں تک معتقدات کا سوال ہے اس پر بڑی بحثیں ہوچکی ہیں سینکڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں جس کو شوق ہو معلومات حاصل کرے۔

بہر حال اہل سنت وجماعت کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کردے ایمان کے کاملیت کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت..... اور عظمت ہے دانستہ یا نادانستہ قولاً یا فعلاً اشارۃً یا کنایۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین یا ان کو کسی صورت سے تکلیف پہنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے پر چلنے کے لیے کافی ہے۔ اسی لیے اہل سنت کا حج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی نیت سے مسجد نبوی میں حاضر نہ ہوں۔ کیونکہ اسلام دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام ہے۔ خدا کے منکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔ ملخصاً

(ترجمان اہل سنت صہ ۸۱/۸۲ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نومبر)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا مضمون فتویٰ کے طور نہیں بلکہ بحیثیت ملفوظات کے ہے لیکن بزرگوں کے ملفوظات بھی فتاویٰ سے کم نہیں ہوتے اسی لیے قابل اعتماد ہوتے ہیں اور قطب مدینہ کی مذکورہ بالا تقریر اہل سنت عوام کی

ے اب رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲۔ یاد رہے کہ یہ حضرت قطب مدینہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مدینہ طیبہ باب المجیدی کے قرب میں مقیم تھے ان کا فتویٰ یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علماء سے زنی ہے۔ اویسی غفرلہٗ

Marfat.com
Marfat.com

رہبری کے لیے کافی ہے۔

غزالی زمان کا فتوی

آپ سے سوال ہوا کہ وہابی نجدی کے پیچھے جائے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج پہ حرمین طیبین میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انکی نمازوں کا کیا حکم ہے آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اویسی کے رسالہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم، میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی تین قسم ہیں

۱- بالکل بے خبر

۲- نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فروعی اختلاف سمجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

۳- ان کے عقائد سے آگاہ ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی بلکہ اس سے ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا ترجمان اہلسنت کراچی ۱۹۷۸ء

مفتی سید شجاعت علی کا فتوی

ہمارے ہاں بقاعدہ فتوی کی صورت میں عدم جواز کا پہلا فتوی ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء کو حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دار العلوم امجدیہ کراچی سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کر دیا آناً فاناً پاکستان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غبار سے مسموم ہو گئی چنانچہ پھر مولانا سید شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومۃ لائم نہایت دلیری سے تفصیلی جواب مرحمت فرمادیا۔
اور یہ اس لیے کہ اہلسنت وجماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ چاپلوس جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسی پر عمل کرتے ہیں منافقت وریاکاری سے انہیں قطعاً کوئی واسطہ نہیں مثلاً از روئے شریعت کا فتوی ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہابی اور جماعتئے کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا برخلاف دیوبندیوں، وہابیوں

Marfat.com
Marfat.com

جماعتوں کے کہ وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتویٰ بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیں گے دور جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وسعت قلبی اور عالی ظرفی کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں جو اپنے نظریہ پر قائم رہیں ریاکاری نہ کریں۔ کردار کی پختگی کا مظاہرہ کریں تنگ نظر متعصب کہا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ملک کے ایک بااثر شعبدہ باز نے ائمہ حرمین شریفین کو اس لئے بلایا کہ اپنے آپ کو پکا مسلمان ثابت کر سکے اس کی اسلام دوستی پر ائمہ مہر لگا جائیں اس کے محب اسلام ہونے پر ہر قسم کے شبہات مٹ جائیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کاندھوں پر بٹھالیا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے سے وہ بھی نہیں چوکے دہابیوں، دیوبندیوں نے ائمہ کے وسیع جبہ قبہ کی آڑ میں سواد اعظم اہلسنت وجماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتویٰ بازی اور پروپیگنڈے کا راستہ اختیار کیا حالانکہ ان میں ہر ایک کو معلوم تھا اور ہے کہ اہلسنت وجماعت کسی نجدی وہابی بدعقیدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے مگر اس موقع پر اس کی تشہیر اس لیے کی جا رہی تھی کہ ائمہ کی موجودگی میں عوام اہلسنت کو ان کے مشائخ و علماء سے برگشتہ کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا سنی علماء نے پوری قوت سے ان کا تعاقب کیا اور ان کے دھرم کا بھرم کھول دیا اور عوام نے ایک بار پھر ان ناہموار لوگوں کو مسترد کر دیا۔

پھر ۱۹۸۷ء ماہ جنوری میں امام حرم پاکستان میں آدھمکے باوجودیکہ اس وقت "قومی اتحاد" کے دعوے تھے لیکن دیوبندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کسر نہ چھوڑی شوال ۱۴۰۶ھ میں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالےٰ دیوبندیوں کو منہ نہیں لگایا لیکن پھر بھی یہ کوئی غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کمی نہیں کرتے۔

متن فتویٰ مفتی شجاعت علی	استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پچھلے دنوں حرمین طیبین کے امام پاکستان کے دورے

Marfat.com
Marfat.com

پڑھاتے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھائیں لاکھوں فرزندانِ توحید نے ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرات وہابی عقائد رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہابی نہیں حنبلی عقائد رکھتے ہیں اب درج ذیل امور جواب طلب ہیں۔

۱- کیا ان اماموں کے وہابی ہونے کی صورت میں حنفی اہلسنت وجماعت کی نمازیں ہوئیں یا نہیں؟ اگر نمازیں نہیں ہوئیں تو اب کیا کریں؟

۲- مدینہ اور مکہ میں نمازوں کا کیا ہوگا۔

۳- اگر یہ امام حنبلی تھے تو نمازوں کا کیا ہوگا؟

سائل:۔ عبد المنعم کورنگی کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ..... الجواب هو الموافق الصواب

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہیئے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھے اس وقت مجھ سے فتویٰ طلب کیا گیا اور میں نے مسلک اہلسنت وجماعت کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بدعقیدہ لوگوں نے اس فتویٰ کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں یہ عقائد و عبادات کا ایک مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی رو رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جو ان کے عقیدے کا نہ ہو اس تمہید کے بعد معلوم ہو کہ۔

۱- اگر یہ امام صاحب وہابی تھے تو ان کے پیچھے بلکہ کسی بھی وہابی امام کے پیچھے حنفی المسلک اہل سنت وجماعت کی نماز نہ تو پاکستان میں درست ہوگی نہ کہیں اور۔ اگر نماز پڑھ لی گئی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چار فرض پڑھ لیں۔

۲- یہ کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر حنفی حضرات اپنی جماعت الگ کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہو تو تنہا نماز پڑھیں پہلے حرم شریف

Marfat.com
Marfat.com

میں چاروں فقہاء کے معتقدین کے لیے الگ الگ مصلے تھے اور سب بکمال خشوع و خضوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باقی نہ رہی

۳۔ اگر یہ حضرات حنبلی تھے تو بھی حنبلی امام کی موجودگی میں ان کی اقتداء بہتر اور افضل نہیں فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاوی شامی میں ہے۔

ترجمہ :۔ اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے تو اپنے مذہب کے امام کی اقتدا افضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہو یا بعد میں اسی کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اسی پر مکہ مدینہ قدس مصر اور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

تاریخ وہابیت

ہم اہلسنت و جماعت وہابی اماموں کے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتے اس کو سمجھنے کے لیے پہلے وہابیوں کی مختصر تاریخ سنیئے پھر ان کے عقائد کے لیے اگر بعد بھی آپ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا چاہیں تو آپ کی مرضی،

وما علینا الا البلاغ

وہابیت کی داغ بیل محمد بن عبد الوہاب نجدی (از ۱۱۱۴ھ تا ۱۲۰۷ھ) نے ڈالی ۱۱۴۳ھ میں اس نے علمائے مدینہ سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ابن مسعود نامی ایک حاکم اس کے خیالات سے متفق ہو گیا ان دونوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایہ تخت درعیہ نامی جگہ کو قرار دیا ۱۲۱۸ھ میں اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کر دی مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا مسجد نبوی شریف کے خزانوں کو لوٹ لیا محمد علی پاشا خدیو مصر کے حکم سے طوسون مصری نے ان سے جنگ کی ۱۲۲۷ھ میں ان سے فتح پائی اور مدینہ کو وہابیوں سے پاک کر دیا۔ ادھر محمد علی پاشا کے دوسرے بیٹے ابراہیم پاشا نے ۱۲۲۴ھ میں درعیہ وہابیوں کے پایۂ تخت کو فتح کر لیا مگر خفیہ طور پر وہابیت کی تبلیغ جاری رہی اور اس عقیدے کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(از سیف چشتیاں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ص ۹۸)

محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد

درج ذیل سطور میں وہابیوں کے چند عقائد ذکر کئے جاتے ہیں یہ ان کی اصل کتاب میں مذکور ہیں، حوالہ ساتھ درج ہے۔

۱- محمد کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔ (کتاب التوحید محمد ابن عبدالوہاب ص ۱۲۴)

۲- حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ (اوضح البراہین)

۳- میری لاٹھی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین) ص ۱۰

۴- جس نے یا رسول اللہ۔ یا عباس۔ یا عبدالقادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماریوں کو شفا۔ دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہو گا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔ (کتاب العقائد ص ۱۱)

۵- میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے یہ لوگ ملائکہ اور اولیاء سے شفاعت کے خواستگار ہیں اور اس طرح اللہ کا قرب چاہتے ہیں اسی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز اور ان کا مال لوٹنا حلال ہے۔

(کشف الشبہات ابن عبدالوہاب ص ۶)

یہ چند عقائد تھے جن سے آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ وہابیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان مشرک قرار پاتے ہیں اب وہ حضرت جو دیوبندی مکتبۂ فکر رکھتے ہیں اور آج کل وہابیوں

Marfat.com
Marfat.com

کی حمایت محض اپنے مفادات کی خاطر کر رہے ہیں ذرا اپنے بزرگوں کے ارشادات پڑھ لیں۔

ارشادات علمائے دیوبند

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی
(۲) مولانا خلیل احمد انبیٹھوی
۳۔ مولانا شبیر احمد عثمانی
۴۔ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی اور دوسرے معتبر علمائے دیوبندی المعتقدات صد۱۲ پر رقمطراز ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب خارجی ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے فرقے کے علاوہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور علمائے اہلسنت اور عوام اہلسنت کا قتل جائز ہے۔

(المعتقدات صد۱۲)

مولانا حسین احمد مدنی نے وہابیوں کی خوب خبر لی ہے فرماتے ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتال کرنا اور ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود ترجمے میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

(الشہاب الثاقب صد۴۳)

شان نبوت اور حضرت رسالت صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے توسل دعا آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز رکھتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ نہیں کر سکتے۔ (الشہاب الثاقب صد۴۲)

وہابیوں کے عقائد کے بعد اور علماء کی ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی شخص وہابیوں

Marfat.com
Marfat.com

کے پیچھے نماز پڑھے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کے نزدیک نماز کی کوئی اہمیت نہیں یا امر واضح کرنا ضروری ہے کہ وہابیوں کی تردید صرف علمائے دیوبند نے ہی نہیں کی بلکہ علمائے حرمین طیبین مصر شام ترکی اور دنیا بھر کے علماء نے ان کے عقائد کا رد کیا ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ "آمین"

علامہ شامی کا فتویٰ

جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے کہ عبدالوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے ہیں اور مکہ و مدینہ پر قابض ہو گئے ہیں اگرچہ یہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اپنے مخالفوں کو مشرک جانتے ہیں اس لیے انہوں نے علمائے اہلسنت کو عوام اہلسنت کو بے دریغ قتل کیا۔ (ردالمختار طبع مصر جلد صہ ۳۳۴)

سید شجاعت علی قادری مفتی اہلسنت کراچی۔ کراچی الفتح ۲۸ مئی ۴ جون ۱۹۷۶ء صہ ۲۱

اس کے بعد علماء کرام (اہلسنت) کی تصدیقات ہیں جن کے اسماء گرامی فقیر پہلے لکھ چکا ہے۔

فتویٰ دیوبند

یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے یہ دارالافتاء دیوبندیوں کی سب سے محترم شخصیت مفتی محمد شفیع صاحب کے تحت چلتا ہے بلاتے مہربانی اس کو بھی شائع کر دیں تاکہ ہمارے دیوبندی حضرات کو معلوم ہو جائے کہ وہابی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک بھی مکروہ ہے اور حرمین شریفین طیبین میں بدرجہ مجبوری یہ کراہت کرنی پڑتی ہے جب کہ پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یا اس لیے ضروری ہے کہ کہیں اہلسنت و جماعت کے لوگ ہم دیوبندیوں کو بھی وہابی نہ کہنے لگیں جب کہ درحقیقت ہم وہابی نہیں۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند بیچ اس مسئلے کے کہ زید کہتا ہے کہ الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت والے وہابی ہوتے ہیں اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے وہابی کہلاتے ہیں بکر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے محمد ابن عبدالوہاب نجدی گمراہ کن شخص تھا تبلیغی جماعت کو اور علمائے دیوبند سے اس کو کیا نسبت وہابی کے معنی ہیں اللہ والا

Marfat.com
Marfat.com

کیونکہ اللہ وہاب کا نام ہے لیکن زید مصر ہے کہ یہاں اصطلاحی یعنی ابن عبدالوہاب کے پیروؤں کی اقتداء کرنا کیسا ہے مکروہ تحریمی یا تنزیہی یا بلا کراہت جائز ہے۔

الجواب محمد ابن عبدالوہاب نجدی ایک بہت بڑے عالم تھے توحید وسنت کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے البتہ بعض چیزوں میں غلو کر گئے ان کے متبعین سعودی عرب میں پائے جاتے ہیں مولانا محمد الیاس صاحب محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو نہیں تھے علماء حق سے علم حاصل کیا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی کے خلیفہ تھے دیوبند کے اکابر بھی محمد ابن عبدالوہاب کے پیروکار نہیں ہیں بہت سی باتوں میں ان کے مخالف ہیں تفصیل کے لیے "الشہاب الثاقب" کا مطالعہ کریں جو حضرت مولانا سید حسین علی مدنی کی تصنیف ہے جو لوگ محمد ابن عبدالوہاب کی ہر بات میں پیرو ہیں حتیٰ کہ ان کے غلو میں بھی شریک ہیں ان کی بجائے ایسے امام کی اقتداء بہتر ہے جو مسلک امام ابو حنیفہ پر ہو۔ محمد ابن عبدالوہاب کے پیروکار چونکہ سعودی عرب میں ہے اور حرمین شریفین میں وہی امامت کرتے ہیں اس لیے حجاج کرام کو ان کے ہی پیچھے نماز پڑھنا پڑتی ہے اور تھوڑی سی جو کراہت برداشت کرنا پڑتی ہے ورنہ حرم شریف کی جماعت سے محرومی ہوتی ہے جو لوگ وہاں جاکر گھروں میں علیحدہ جماعت کر لیتے ہیں وہ حرم شریف کی نماز سے محروم ہوتے ہیں اور سخت غلطی کرتے ہیں۔

(محمد عاشق الٰہی دارالعلوم کراچی)

یہ فتویٰ بھی کراچی کے الفتح ۲۸ رمئی ۴ جون ۷۶ء صدا میں شائع ہوا۔ اس کا عنوان یوں قائم کیا۔

دیوبندی نقطہ نظر

انتباہ آپ نے رسالے میں مفتی سید شجاعت علی قادری مفتی اہل سنت کا فتویٰ پڑھا اب یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے اور فتویٰ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

فضلائے دیوبند کا تقیہ

شاید گزشتہ صفحات کے مطالعہ کے بعد ایک صاف دل حق کے متلاشی کے لیے مزید کی ضرورت باقی نہ رہی ہو مگر اب جب کہ اس مسلک کی تحقیق کی ذمہ داری قبول ہی کرلی ہے تو پھر اسے آخر تک کیوں نہ پہنچایا جاتے۔ تو حضرات؟

دوسرے بے شمار شرعی، اور سیاسی مسائل کی طرح "وہابیت و نجدیت" کے بارے میں بھی یہ حضرات سخت تضادات و اضطراب کے شکار میں اور آج تک حتمی فیصلہ نہ کرسکے کہ "وہابیت و نجدیت" خیر ہے یا شر! اگر ہم اس "وہابی" کو علمائے دیوبند کا درد سر کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا یا پھر حلق کی ہڈی نہ نگلی جاتی نہ اگلی جاتی۔

یا پھر یہاں بھی وہی دورخی پالیسی کارفرما ہے جو ہمیشہ سے ان مقدسین کا طرۂ امتیاز رہی ہے اس کی تفصیل جیسا کہ ابھی آپ نے مولانا عاشق الٰہی دار العلوم کراچی کے فتوی میں پڑھا محمد ابن عبد الوہاب بڑے عالم بہت بزرگ شرک و بدعت کے مٹانے والے بھی تھے اور غلو کرنے والے بھی۔ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے مگر پڑھنی بھی چاہیئے حوالہ مولانا حسین احمد مدنی کی الشہاب الثاقب کا دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی انہیں باغی، قاتل مردود، خبیث اور بد عقیدہ لکھتے ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ ایسے افراد کے پیچھے۔ کیا نماز مکروہ ہی ہوگی یا سرے سے ہوگی ہی نہیں۔

دراصل لیپاپوتی کی فطرت اور حصول اغراض و مقاصد کی عادت نے انہیں کردار کی پختگی سے بیگانہ کردیا ہے اور ان کی مثال کچھ یوں ہو کر رہ گئی ہے پیش حکیم ملا۔ اور پیش ملا حکیم۔ اور۔ پیش ہیچ ہر دو۔ و پیش ہر دو ہیچ۔ بہر صورت

عمہ من انداز قدرت را می شناسم

دیوبندی بھی وہابی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں کے بارے میں علمائے دیوبند کی وارفتگی و بیگانگی اپنائیت و اجنبیت اور الفت

Marfat.com
Marfat.com

نفرت کچھ اس طرح خلط ملط ہے کہ یہ فیصلہ کرنا تقریباً محال ہو جاتا ہے کہ خود ان حضرات کو کون سی جنس میں شمار کیا جائے۔

کبھی تو یہ حضرات وہابیت و نجدیت پر ایسے شیفتہ و فریفتہ نظر آتے ہیں کہ جیسے ماں جائے ہوں۔ اور کبھی ایسی لاتعلقی و بیگانگی کا اظہار ہوتا ہے جیسے ازلی و ابدی دشمنی ہو اور اگر آپ ہم سے پوچھیں تو دیوبندی اور وہابی توام (جوڑواں) ہیں کیونکہ یہ دونوں بچے ایک ہی لفافے سے برآمد ہوئے ہیں۔

دیوبندیوں کا رنگ و روپ

ان کی تقسیم کچھ یوں ہے کہ دیوبندی حضرات نظریاتی اور اعتقادی لحاظ سے کٹر وہابی ہیں اور عملاً حنفیت کے مدعی ہیں۔ اور غالباً ایسے ہی لوگوں کے لیے ارشاد باری ہے۔

مذبذبین بین ذالك لا الی هؤلاء ولا الی هؤلاء

مگر یہ حضرات گانٹھ کے پکے ہیں اِدھر سے بھی بٹورتے ہیں اور اُدھر سے بھی پاکستان میں بھی چندے کی مار دھاڑ کرتے ہیں اور سعودی عرب سے بھی وصولیابی ہوتی ہے بہر صورت فیصلہ ناظرین کے ہاتھوں ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ فضلائے دیوبند نے کیا کیا گل کھلائے ہیں اگر آپ وہابیوں کے خیر و شر کے بارے میں کسی حتمی فیصلے تک پہنچ سکیں تو مبارکباد قبول فرمائیں اور نتیجہ سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ا صلا)

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کا پیرو فرقہ جو صوفیوں کا مدمقابل خیال کیا جاتا ہے۔

(فیروز اللغات صہ ۵۴۸)

وہابی:۔ وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان اور بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان

(الافاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی ج ۴ صہ ۱۷۰)

Marfat.com
Marfat.com

وہابی :- وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (افریشیا)
وہابی :- اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور موافق ہو

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۵ صـ ۲۳۳)

۶- وہابی :- اس وقت ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صـ ۱۴)

۷- وہابی : نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ۴ صـ ۷، اشرف علی تھانوی)

۸- وہابی :- عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بیباک گستاخ دلیر ہوتے ہیں ذرا خوف آخرت نہیں ہوتا جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں شیعوں کی طرح ان لوگوں کا بھی تبرائی مذہب ہے۔ (الافاضات الیومیہ حصہ ششم صـ ۴۲۹)

۹- وہابی :- ایک مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ نجدیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے لکھ دیا کہ محض نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو خوب ہوتا۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ششم صـ ۴۰۲)

۱۰- وہابی :- اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔

(المہند طبع دیوبند صـ ۹ خلیل احمد انبیٹھوی)

فرمائیے کہ اس سے بڑا کذب بھی ممکن ہے خدارا بتائیے تو سہی کہ ہند کے کس حصے میں وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

المہند کی یہ وہ عبارت ہے جسے مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کر کے وہابیت سے اپنی اور اپنے دیوبندی علماء کی بریت ظاہر کی تھی اور دیار مقدس کے بزرگ ترین علماء کو دھوکہ اور فریب دے کر من غشنا فلیس منا

Marfat.com
Marfat.com

جس نے ہمیں دھوکا دیا ہم میں سے نہیں) کی مصداق بنے تھے ورنہ برصغیر ہی بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کسی مقام پر وہابی سنی حنفی کو نہیں کہتے

اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جب علمائے حرمین شریفین کو اس بات کا علم ہوا کہ علمائے دیوبند کے عقائد بھی وہابیانہ ہیں تو انہوں نے چھبیس سوال پر مبنی ایک استفتا دیوبند بھیج دیا اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں تفصیلاً وضاحت طلب کی گئی جس کا جواب لکھا گیا اور اس فتوی پر جن کے دستخط ہیں وہ علمائے دیوبند کی بڑی محترم اور مقتدر شخصیتیں ہیں۔

۱۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۲۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دیوبند

۳۔ مولانا عبدالرحیم صاحب۔

۴۔ مولانا قدرت اللہ صاحب۔

۵۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب۔

۶۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب۔

۷۔ مولانا کفایت اللہ صاحب۔

۸۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ وغیرہ۔ جس کا بارہواں سوال درج ذیل ہے۔

سوال :۔ محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟ یا کیا مشرب ہے۔ (المہند صد ۱۸)

۱۱۔ وہابی :جواب :۔ ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی

Marfat.com
Marfat.com

اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔

ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔ (المہند طبع دیوبند ص۱۸، ص۱۹)

۱۲۔ وہابی:۔ کیا یہ حال کسی وہابی خبیث کو نصیب ہوا ہے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی ص۵۳ طبع دیوبند)

۱۳۔ وہابی۔ کیا یہ حالت کسی وہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں ...... وہ خبثا اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بددینی اور شرک خیال کرتے ہیں

(الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند ص۵۱)

۱۴۔ الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم باغی خونخوار۔ فاسق شخص تھا اس وجہ سے خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع (پیروکار) سے دل بغض تھا اور ہے اور اس قدر کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ قوم نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی طبع دیوبند ص۴۲)

۱۵۔ وہابی:۔ عقائد میں ہم سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰)

اور خیر سے گنگوہی صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے مرشد ہیں اور

Marfat.com
Marfat.com

مولانا حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں۔

استاد کا احترام اس وقت تک ہے جب تک وہ صراط مستقیم پر ہے اور جب اس نے صحابہ کرام کا احترام اور اتباع سلف کرام چھوڑ دیا اور تمام مسلمانوں کے اساتذہ کرام کو چھوڑ دیا اور باغیوں اور غیر مقلدوں اور اہل ضلال میں شامل ہو گیا تو اس کا کوئی احترام باقی نہ رہا۔

(ملفوظات شیخ الاسلام حصہ اول مطبوعہ دیوبند صد ۲۱۵)

۱۶۔ وہابی:۔ نجدیوں میں اعتدال پسندی نہیں ہے برائی بہر حال برائی ہے خواہ اس کا صدور والدین کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات شیخ الاسلام صد ۱۲۴)

ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اقرار نامہ ، وہابی۔ چاہے فاسق بے غیرت کہیں یا وہابی بے ملت کہیں اپنے حق میں صیقل زنگار ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان مولوی اسمٰعیل دہلوی صد ۳۵۲)

وہابی : جب مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا میں بانی تبلیغی جماعت کے مولوی الیاس صاحب کی خلافت و جانشینی کے بارے میں جھگڑا ہوا تو مولوی منظور احمد نے کہا کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لیے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے (سوانح مولانا یوسف صد ۱۹۲)

جواب میں مولانا زکریا بھی غراتے اور کہنے لگے۔

مولوی صاحب میں تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔

(سوانح مولانا یوسف صد ۱۹۳)

Marfat.com
Marfat.com

شترمرغ حیرانی کی بات ہی کیا ہے کہ دیوبندی نجدی محمد بن عبدالوہاب کو نیک بھی کہہ دیتے ہیں اور بُرا بھی اس کی تفصیل فقیر نے رسالہ شترمرغ میں لکھی ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ تقیہ باز پرلے درجے کے ہیں اور ان کا منشور ہے چلو اُدھر ہوا جدھر کی ہے سب کو معلوم ہے کہ نجدی جب حرمین طیبین پر پہلی بار قابض ہوئے گنگوہی زندہ تھا اس نے محمد بن عبدالوہاب کو عقیدت کے پھول برسائے پھر جب شکست کھا گئے اور حکومت مصر نے وہابیوں پر حرمین طیبین پر پابندی لگا دی تو شریف خاندان کے زمانہ میں حسین احمد نے محمد بن عبدالوہاب کو خبیث وغیرہ وغیرہ لکھا اور خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند لکھ کر اپنی اور تمام دیوبندیوں کی صفائی پیش کر دی مولوی اشرف علی تھانوی نے دونوں زمانے پائے اسی لیے پہلے اسے اچھا لکھ دیا پھر دوسرے دور میں بُرا کہہ دیا اب کے دور میں ریال کے طمع اور لالچ میں دوغلی پالیسی اختیار کر کے ریال بٹورنے میں اہلسنت کو بدنام کرنے کی ٹھانی ان کا ہمیں بدنام کرنا مذہب کے درد میں ریال بٹورنے کے تعویذ ہیں

صلح کلی اور بزدل سُنی فقیر اویسی غفرلہٗ نے ہر پہلو سے واضح طور ثابت کر دکھلایا امام حرم (مکہ مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نہ صرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے بُرے عقائد کی وجہ نماز ناجائز ہے جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہو گا صلحکلیت کی بیماری ہے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں اگر حرمین پر قابضین کا ڈر ہے تو ڈرپوک کا حج کیسا گھر بیٹھے رہتے۔

سوالات وجوابات دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم" تصنیف میں اس مسئلہ کے سوالات وجوابات تفصیل سے آگئے ہیں یہاں چند توہمات کا ازالہ مطلوب ہے ورنہ یہ کوئی علمی اور شرعی سوالات نہیں۔ مثلاً

سوال: حضور سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر بھی ہیں اور زندہ بھی اور مختار کل بھی تو

Marfat.com
Marfat.com

پھر ان اماموں کو ہٹا کیوں نہیں دیتے

(جواب الزامی) اللہ تعالےٰ حاضر وناظر بھی ہیں اور علی کل شیئی قدیر" ہے تو اس نے کعبہ معظمہ پر مشرکین کو کیوں نہ ہٹایا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے کعبہ معظمہ کا طواف کرنے وغیرہ وغیرہ اور ان کو اس قبضہ پر صدیاں گذریں حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تب کعبہ معظمہ ان خرابیوں سے آزاد ہوا تو یہاں کون سا منحوس کہیگا کہ اتنا سال اللہ تعالےٰ بے بس رہا (معاذ اللہ) اور حضور علیہ السلام تشریف لائے تو........

جواب ۲:۔ اب اور اس سے پہلے بارہا بیت المقدس (وہ بھی قبلہ اور بیت اللہ ہے۔ دشمنان اسلام قابض رہے بارہا اہل حق نے قبضہ کیا اور بارہا دشمنان اسلام نے وہاں کے متعلق کیا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ (معاذ اللہ) بے بس ہو گیا تھا بلکہ یہی کہا جائیگا اس میں کوئی راز ہو گا تو یہاں بھی یہی کہہ دو۔

تحقیقی جواب یہ عالم اسباب ہے اللہ تعالےٰ بندوں کو ان کے اسباب کے مطابق ان کے حال پر چھوڑ تا ہے ایسے ہی نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم عالم دنیا جب تشریف لائے تو انہی اسباب کے مطابق زندگی بسر فرمائی اب بھی وہی کیفیت ہے اس میں اختیار و عدم اختیار کو کیا دخل۔

سوال:۔ حضور علیہ السلام کی مسجد اور کعبہ کے امام ہیں اسی لیے شرم آتی ہے کہ ان کے نماز نہ پڑھی جائے۔

جواب:۔ سیدنا علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ سید عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کرنے والوں اور پھر یزید کے دور میں یزید کے خونخوار اماموں کے پیچھے صحابہ نہ صرف نماز پڑھنی چھوڑ دی انہوں نے تو مسجد نبوی شریف بلکہ مدینہ طیبہ شہر کو چھوڑ دیا۔ اور ہمیں تو بفضلہ تعالےٰ اپنے دوستوں کیساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نصیب ہوتی ہے۔

سوال:۔ حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور

Marfat.com
Marfat.com

حج کے دوران منیٰ۔ مزدلفہ۔ عرفات میں نمازوں کا کیا ہوگا۔؟

جواب:۔ یہ بھی حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں یہ حکم نہیں کہ ضروری ہے کہ امام کے پیچھے پڑھی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی اسی لیے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔

سوال:۔ حرمین طیبین میں لاکھوں نماز کا ثواب ملتا ہے جماعت سے نہ پڑھی گئی تو؟

جواب:۔ خود امام کی نماز ہی نہ ہو تو تمہاری نماز کہاں جائے گی لاکھوں کے لالچ میں ایک نماز بھی گئی جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا۔

فقط

الفقیر القادری ابوصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ ۲ ج ا ۱۴۱۳ھ شب جمعرات

مکتبہ قاسمیہ رحمانیہ للاشاعت
اوانتہ گجرات
کدھالہ آزاد کشمیر
رفیق طارق ابن قاسم

Marfat.com
Marfat.com

کلام امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جان کافر پہ قیامت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

باخدا تجھ تک ہے سب کا منتہی اولیا کو حکم نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

Marfat.com
Marfat.com

خوشخبری مکتبہ غوثیہ

الحمد للہ کراچی شہر میں عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اہلسنت کا کوئی ایسا مکتبہ ہو جو کہ اہلسنت کے لئے دینی مواد کی ضرورت کو پورا کرے۔ چنانچہ علماء اہلسنت کے فیض سے اس مکتبہ کا قیام عمل میں آیا۔ اہلسنت کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ مکتبہ غوثیہ سے آپ علماء اہلسنت کی کتب، تقاریر، نعت، تلاوت اور درس نظامی کی کتب بھی بارعایت خرید فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا عوام اہلسنت، مدارس اہلسنت سے گزارش کی جاتی ہے کہ مکتبے کے ساتھ تعاون فرمائیں اور کچھ وقت عنایت فرما کر مشاہدہ فرمائیں۔

اس تمام کام کا سہرا استاذ من استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی عبدالحلیم صدیقی ہزاروی صاحب اور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت شہنشاہ خطابت حضرت علامہ مولانا مبلغ اسلام قبلہ سید شاہ تراب الحق القادری رضوی جنہوں نے ہمیں حوصلہ عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ان دونوں بزرگوں اور تمامی علماء اہلسنت کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبدالوحید القادری

محمد قاسم القادری ہزاروی

نوٹ: مکتبہ غوثیہ نے دو رسالوں کی اشاعت ہے

۱۔ امام حرم اور ہم ۲۔ دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

عنقریب چند رسائل اور بھی آرہے ہیں۔

علماء اہلسنت کی کتب ہول سیل میں بھی دستیاب ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com